پختون جرگہ کی تشکیل، تحدید اور طریقہ کار کے متعلق اسلامی تعلیمات کا تحقیقی جائزہ

Pukhtoon Jarga; Its historical background, limitations and procedure in Islamic Perspective.

جاوید خان[i] ممتاز خان[ii]

Abstract

Like the other areas of the country a local judicial system also presents in Pukhtoon territory that is called Jarga. This system has a prime role and was constituted to resolve the disputes of various natures at gross root level. Easy and rapid solution to conflicts made this system more propagated and exercised as compared to judicial system. But this system was criticized for some reasons. These were: Handing over the authority to ineligible and disqualified persons, crossing the limitation in making decisions, acquiring personal means and interests etc. It was necessary to streamline this sort of local system and make it in line with the socio-religious aspects of Islam. The article under reference will highlight the various aspects of Jarga system.

تعارف

عدالتی نظام کے ہوتے ہوئے بھی بسا اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ فریقین کسی قاضی یا عدالت کی بجائے اپنا فیصلہ با اثر شخصیات یا ثالثین کے ذریعے کرانا چاہتے ہیں اس کی وجوہات میں عدالتی چارہ جوئی کے دوران فریقین کو وقت اور پیسے کے ضیاع کا خطرہ محسوس ہونا اور رشوت و سفارش کا اندیشہ ہونا، چنانچہ علاقائی اقدار و روایات کو سامنے رکھتے ہوئے زیرک اور عقل مند شخصیات کے ذریعے فیصلہ کیا جاتا ہے جو نسبتاً ایک سستا طریقہ کار ہونے کے ساتھ ساتھ نفاذ میں بھی مؤثر ہوتا ہے۔ عدالتی نظام سے الگ تھلگ ہو کر مقامی سطح پر تنازع کی تحقیق کرکے عدل و انصاف پر مبنی فیصلے کرنے والے افراد کو

---

i لیکچرر اسلامیات، یونیورسٹی آف سوات

ii ایم-فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

شرعی و مذہبی اصطلاح میں "حکم" اور ان کے اس عمل کو "تحکیم" اور پختون معاشرے میں "جرگہ" کہا جاتا ہے۔

تحکیم کا لغوی معنیٰ

مشہور عربی ڈکشنری القاموس المحیط[1] میں تحکیم کا معنیٰ لکھا گیا ہے:

حَكَّمَهُ فِي الأمْرِ تَحْكيماً: أمَرَهُ أن يَحْكُمَ فاحْتَكَمَ [2] یعنی کسی معاملے میں فیصلہ کن بنانا کہ کسی کو فیصلے کا کہہ دے اور وہ فیصلہ کرے۔ جب کہ "مختار الصحاح"[3] میں تحکیم کا لغوی معنیٰ لکھا گیا ہے: حَكَّمَهُ فِي مَالِهِ تَحْكِيمًا إِذَا جَعَلَ إِلَيْهِ الْحُكْمَ فِيهِ[4] یعنی جب کسی کو اپنے مال میں فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے۔

تحکیم کا اصطلاحی معنیٰ

امام حصکفی (م:۱۰۸۸ھ) کے بقول تحکیم کا اصطلاحی معنیٰ:

تَوليَةُ الخَصمَينِ حاكِمًا يَحكُمُ بَينَهُما[5] یعنی فریقین کا باہمی نزاع ختم کرنے کی غرض سے کسی کو ثالث بنانا کہ وہ ان کے مابین فیصلہ کر لے، ایسے فیصلہ کرنے والے کو حَکَم یا مُحَکَّم کہتے ہیں، جن فریقین کے مابین فیصلہ کیا جاتا ہے ان کو مُحکِم کہا جاتا ہے اور جس چیز پر فیصلہ ہو جائے اس کو محکوم بہ" کہتے ہیں[6]۔ چونکہ جرگہ بھی بااثر افراد کا فریقین کے معاملات اور جھگڑوں کو باہمی گفت و شنید کے ذریعے حل کرنا ہوتا ہے[7]۔ اور اس مقصد کے لئے فریقین اراکین جرگہ (جرگہ ماروں) کو منتخب کر کے انھیں فیصلہ کرنے کا اختیار دیتے ہیں[8]۔

تحکیم اور جرگہ دونوں میں متنازعہ فریقین ثالثین کا انتخاب کر کے انھیں فیصلہ کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ گویا جرگہ سسٹم پختون معاشرے میں مذہبی انسٹی ٹیوشن تحکیم کی ایک عملی صورت ہے۔ یہاں جرگہ کی تشکیل، تحدید اور طریقہ کار کے متعلق شرعی تعلیمات بیان کی جاتی ہیں جرگہ سسٹم کی افادیت بڑھانے کے لئے ان تعلیمات کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

1: تشکیلِ جرگہ کے متعلق شرعی تعلیمات

جرگہ کی تشکیل کے لئے سب سے پہلا قدم اراکین جرگہ (جرگہ ماروں) کا انتخاب کرنا ہوتا ہے، جس کے لئے فریقین چند افراد کو منتخب کرتے ہیں چونکہ جرگہ میں تنازعہ کا صرف فیصلہ ہی کرنا نہیں ہوتا بلکہ فیصلے کے بعد اس کے نفاذ کا مرحلہ بھی ہوتا ہے اس لئے آج کل عمومی طور پر ایسے افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے جو معاشرے میں اپنے مال و دولت اور جاہ و حشم کے ساتھ مشہور ہوں نیز اپنا رعب

ودبدبہ برقرار رکھنے کے لئے اسلحہ اور زور بھی استعمال کرنے کی طاقت رکھتے ہوں، ایسے افراد علاقہ کے خوانین، مال دار یا نامی گرامی بدمعاش ہوا کرتے ہیں ان کے فیصلے سے فریق مخالف کے لئے انکار کی گنجائش بہت کم ہوتی ہے تاہم یہ لوگ اکثر وبیشتر پختون معاشرتی روایات اور ثقافت کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں جن میں ملکی اور شرعی قوانین کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا اس لئے تشکیل جرگہ کی اسلامائزیشن ایک ضروری امر ہے۔

شریعت مطہرہ میں فریقین اور فیصلہ کرنے والوں کے لئے چند شرائط بیان کی گئی ہیں جن کا لحاظ رکھنا شرعاً ضروری ہے۔

فریقین کے لئے بیان کردہ شرائط

چونکہ جرگہ ماروں کا انتخاب تنازعہ کے فریقین کرتے ہیں تو اسلامی تعلیمات کی رو سے ان کے لئے کچھ لازمی ہدایات ہیں جن کی پاسداری بہر حال ضروری ہے تاکہ فریقین غلط حکم (ثالث) یا غلط جرگہ ماروں کا انتخاب کرنے کے بجائے حتی الامکان درست انتخاب کریں وہ خصوصیات درجہ ذیل ہیں جن کا خیال رکھنا شرعی طور پر ضروری ہے۔

1. فریقین صاحبِ عقل وتمیز ہوں، لہٰذا دیوانہ اور پاگل شخص اراکین جرگہ کا انتخاب نہیں کرسکتے اس طرح ایسے بچے جو تمیز[9] کی حد تک نہ پہنچے ہوں وہ بھی کسی مسئلہ میں ثالثین کا انتخاب کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ الموسوعۃ الفقہیہ میں تحکیم کے لئے فریقین میں اہلیت صحیحہ کی شرط بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

   وَالشَّرْطُ فِي طَرَفَيِ التَّحْكِيمِ الأَهْلِيَّةُ الصَّحِيحَةُ لِلتَّعَاقُدِ الَّتِي قِوَامُهَا الْعَقْل، إِذْ بِدُونِهَا لاَ يَصِحُّ الْعَقْد

   یعنی ثالثی کے لیے طرفین کی صحیح اہلیت کا ہونا ضروری ہے جس کی بنیاد عقل پر ہے کہ اس کے بغیر عقد درست نہیں ہوسکتا[10]۔

2. فریقین میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رضامندی سے ثالثین اور جرگہ ماروں کو فیصلہ کرنے کا حق دیں لہٰذا ایسے جرگہ مار، جن کا انتخاب فریقین نے نہیں کیا ہو ان کے فیصلے فریقین پر ان کی رضامندی کے بغیر نافذ نہیں ہوں گے اسی طرح اگر فریقین نے برضا ورغبت اراکین جرگہ کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہ دیا ہو تب بھی ان کا فیصلہ فریقین کے حق میں قابلِ نفاذ نہیں ہوگا چنانچہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں تحکیم کے باب میں لکھا گیا ہے:

التَّحْكِيمُ هُوَ عِبَارَةٌ عَنْ اتِّخَاذِ الْخَصْمَيْنِ آخَرَ حَاكِمًا بِرِضَاهُمَا ؛ لِفَصْلِ خُصُومَتِهِمَا وَدَعْوَاهُمَا یعنی فریقین کا اپنی رضامندی سے کسی تیسرے شخص کو تنازعہ کے فیصلے میں ثالث بنانا تحکیم کہلاتا ہے[11]۔

3. اگر فریقین میں سے اراکین جرگہ پر کوئی بھی اعتراض کرے اور ان کو ثالث ماننے سے انکار کرے تو فیصلہ کرنے سے پہلے پہلے اس کا اظہار ضروری ہے ایسے جرگہ کا فیصلہ ان کے حق میں باطل متصور ہوگا اس سلسلے میں علامہ ابن نجیم مصریؒ (متوفیٰ ۹۷۰ھ) فرماتے ہیں:

وَلِكُلٍّ وَاحِدٍ مِّنَ الحَكَمَينِ أَن يَرجِعَ قَبلَ حُكمِهِ یعنی فیصلہ کرنے سے پہلے فریقین میں سے ہر ایک کے لئے ثالثین سے رجوع کرنا جائز ہے[12]۔ حنفیہ کی مشہور اصول فقہیہ کے ذخیرے شرح مجلۃ الاحکام میں لکھا ہے: لِكُلٍ مِنَ الخَصمَينِ عَزلُ المحَكَمِ قَبلَ الحُكمِ[13] یعنی فریقین میں سے ہر ایک کے لئے فیصلہ کرنے سے پہلے حکم کو معزول کرنا جائز ہے۔

علامہ کاسانیؒ (م:587ھ) نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے فرمایا:

أَنَّهُ لَيْسَ بِلَازِمٍ مَا لَمْ يَتَّصِلْ بِهِ الْحُكْمُ، حَتَّى لَوْ رَجَعَ أَحَدُ الْمُتَحَاكِمَيْنِ قَبْلَ الْحُكْمِ؛ يَصِحُّ رُجُوعُهُ، وَإِذَا حَكَمَ صَارَ لَازِمًا[14]. یعنی تحکیم، فیصلہ کرنے تک لازم نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اگر محکمین (فریقین) میں سے کوئی ایک بھی فیصلہ سے پہلے رجوع کرے تو اس کا رجوع صحیح ہوگا۔

فیصلہ کرنے والوں (جرگہ ماروں) کے لئے بیان کردہ شرائط

شریعت نے متنازعہ فریقین کے مابین فیصلہ کرنے والوں (اراکین جرگہ) کے لئے چند اوصاف بیان کی ہیں، جن کا لحاظ رکھنا شرعاً ضروری ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ قانون سازی کے ذریعے ان شرائط کو قانونی حیثیت دی جائے۔ فقہ حنفی کی مشہور متن الھدایہ میں حکم (ثالث) کے متعلق لکھا گیا ہے:

لِأَنهُ بِمَنزَلَةِ القَاضِي فِيمَا بَينَهُمَا فَيشتَرِطُ أَهلِيَةُ القَضَاءِ یعنی ثالث کی حیثیت فریقین تنازعہ کے لئے بمنزلہ قاضی کے ہے لہٰذا اس میں اہلیت قضاء کا ہونا شرط ہے[15]۔

فقہاء اربعہ میں سے امام شافعیؒ کا خیال ہے کہ منصب قضاء کے تمام شرائط اگر کسی میں پورے نہ ہو سکتے ہوں تو ان سے استغناء بھی ممکن ہے جب کہ باقی حضرات کے ہاں ثالث میں قاضی کے شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو الموسوعۃ الفقہیہ، بحث التحکیم ص237) چنانچہ ثالثین یعنی اراکین جرگہ کے لئے شرعی طور پر درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. فیصلہ کرنے والا (جرگہ مار) اہل قضا میں سے ہو یعنی قاضی (جج) بننے کا اہل ہو اور اہلیتِ قضا کے لئے شریعت نے جو شرائط ذکر کیے ہیں وہ اس کے اندر موجود ہوں۔ چنانچہ فقہ اسلامی میں ہے:
الصَّلَاحِيَّةُ لِلْقَضَاءِ لَهَا شَرَائِطُ مِنْهَاالْعَقْلُ، وَمِنْهَاالْبُلُوغُ، وَمِنْهَاالْإِسْلَامُ، وَمِنْهَاالْحُرِّيَّةُ، وَمِنْهَاالْبَصَرُ وَمِنْهَا النُّطْقُ، وَمِنْهَا السَّلَامَةُ عَنْ حَدِّ الْقَذْفِ یعنی اہلیتِ قضاء کے لیے عقل، بلوغ، آزادی، قوت بصارت، قوت گویائی، حد قذف سے سلامتی کے شرائط ضروری ہیں[16]۔
2. فیصلہ کرنے والا (جرگہ مار) کسی ایک جانب کا خصم نہ ہوں۔ اس طرح آپس کی ایسی رشتہ داری بھی نہ ہو کہ ایک دوسرے کے حق میں ان کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوں۔ چنانچہ لکھا ہے:
أَنْ لاَ يَكُونَ بَيْنَ الْمُحَكَّمِ وَأَحَدِ الْخَصْمَيْنِ قَرَابَةٌ تَمْنَعُ مِنَ الشَّهَادَةِ یعنی فیصلہ کرنے والے اور ایک فریق کے مابین ایسی رشتہ داری نہ ہو جو گواہی سے مانع ہو[17]۔
3. فیصلہ کرنے والے (جرگہ مار) کی یہ اہلیت فیصلہ کے لئے نامزدگی کے وقت سے لے کر آخر فیصلہ تک برقرار ہو اگر درمیان میں یہ اہلیت فوت ہو جائے تو ایسے شخص کے لئے فیصلہ کرنا شرعاً درست نہیں[18]۔
4. فیصلہ کرنے والے (اراکین جرگہ) کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی ثالث بن کر فیصلہ کر سکتی ہے[19]۔
5. فیصلہ کرنے والے (جرگہ مار) اگر زیادہ ہوں تو فیصلہ کے نفاذ کے لئے سب کا اسی فیصلہ پر متفق ہونا ضروری ہے[20]۔
6. فیصلہ کرنے والے (جرگہ مار) فیصلہ کرنے سے پہلے فریقین میں کسی کی دعوت نہ کھائے اور نہ کسی ایک سے تحفے تحائف قبول کرے[21]۔

2: شرعی اعتبار سے جرگہ مار/ثالث کے حدود اختیار

شریعتِ اسلامی میں معاملات کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں:

1. وہ معاملات جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں ان کو حقوق اللہ کہتے ہیں۔
2. وہ معاملات جن کا تعلق عوام الناس کے ساتھ ہوں ان کو حقوق العباد کہتے ہیں۔

فقہ اسلامی کی رو سے کسی ثالث یعنی جرگہ مار کو حقوق اللہ میں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں کیونکہ ان کی کیفیت مفادِ عامہ کی ہوتی ہے اور کسی ثالث یا عدالت کو مفاد عامہ پر رد کی اجازت نہیں ہوتی البتہ حقوق العباد جیسے

مالی معاملات، خانگی امور (طلاق، نکاح وغیرہ) میں ثالثین فیصلہ کرسکتے ہیں۔ ثالثوں کے لئے فیصلہ کرنے کی حدود بیان کرتے ہوئے فقہ حنفی کی مشہور کتاب الہدایہ کی شرح عنایہ میں ہے:

لَا يَجُوزُ التَّحْكِيمُ فِي الْحُدُودِ الْوَاجِبَةِ حَقًّا لِلَّهِ تَعَالَى بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ؛ لِأَنَّ الْإِمَامَ هُوَ الْمُتَعَيِّنُ لِاسْتِيفَائِهَا، وَأَمَّا فِي حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ فَقَدْ اخْتَلَفَتْ الْمَشَايِخُ، قَالَ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ: مِنْ أَصْحَابِنَا مَنْ قَالَ التَّحْكِيمُ فِي حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ جَائِزٌ. وَذَكَرَ فِي الذَّخِيرَةِ عَنْ صُلْحِ الْأَصْلِ أَنَّ التَّحْكِيمَ فِي الْقِصَاصِ جَائِزٌ؛ لِأَنَّ الِاسْتِيفَاءَ إلَيْهِمَا وَهُمَا مِنْ حُقُوقِ الْعِبَادِ فَيَجُوزُ التَّحْكِيمُ كَمَا فِي الْأَمْوَالِ. وَذَكَرَ الْخَصَّافُ أَنَّ التَّحْكِيمَ لَا يَجُوزُ فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ، وَاخْتَارَهُ الْمُصَنِّف [22]

"یعنی وہ حدود جو اللہ تعالی کے حق کے طور پر واجب ہوں۔ اُن میں روایات کے اتفاق کے ساتھ تحکیم جائز نہیں۔ اس لئے کہ اُن کے حصول کے لئے امام (حاکم وقت) متعین ہے اور حد قذف اور قصاص میں مشائخ کا اختلاف ہے، شمس الائمہ نے فرمایاہے کہ احناف میں سے بعض حضرات نے حد قذف اور قصاص میں تحکیم کو جائز کہا ہے اور ذخیرہ (نامی کتاب) میں اصل (مبسوط) کے صلح کے مبحث سے نقل کیا گیاہے کہ قصاص میں تحکیم جائز ہے۔ اس لئے کہ ان کی وصولی ان فریقین ہی کے ہاتھوں ہوتی ہے اور یہ حقوق العباد میں سے ہے لہٰذا اس میں دوسرے اموال کی طرح تحکیم جائز ہے۔ امام خصافؒ نے فرمایاہے کہ حدود اور قصاص میں تحکیم جائز نہیں اوراسی قول کو صاحب ھدایہؒ نے بھی اختیار کیاہے۔ اس طرح گویا جرگہ ماروں کو نہ تو مفاد عامہ میں دخل اندازی کی اجازت ہے اور نہ ہی حدود کے معاملات میں جرگہ ماروں کو کسی صواب دیدی فیصلے کا اختیار حاصل ہے تاہم دیوانی قسم کے معاملات میں وہ بااختیار ہوسکتے ہیں۔"

اس طرح اراکینِ جرگہ کا فیصلہ فریقین تک محدود رہتاہے، فریقین کے علاوہ کسی اور پر ان کا فیصلہ نافذ نہیں ہوتا اس لئے کہ "جرگہ" کی شرعی حیثیت تحکیم کی ہے اور تحکیم میں حکم کا فیصلہ ان افراد پر نافذ ہوتاہے جنہوں نے حکموں (ثالثین) کو فیصلہ کا اختیار دیا ہو جیسے صاحب ہدایہؒ (م: ۵۹۳ھ) نے عاقلہ [23] پر دیت کے معاملے میں ثالثین کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے لکھاہے:

وَإِن حَكَّمَا فِى دَمٍ خَطَأٍ فَقَضىٰ بِالدِّيَةِ عَلىٰ العَاقِلَةِ لَمْ يَنفذ حُكمُه لِأَنَّهُ لَا وِلَايَةَ لَه عَلَيهِم اِذ لاَ تَحكِيمَ مِن جِهَتِهِم [24] "یعنی اگر قتل خطا میں (ثالثوں نے) عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کیاتو وہ فیصلہ نافذ نہ ہو گا اس لئے کہ عاقلہ پر ان کو ولایت حاصل نہیں کہ عاقلہ نے ان کو ثالث نہیں بنایا۔"

3: جرگہ کے طریقہ کار کے متعلق شرعی تعلیمات

اراکین جرگہ یعنی ثالثین کے لئے فریقین کے مابین فیصلہ کرنے کے متعلق شریعت نے جو اصول مقرر کئے ہیں ان کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1. فریقین کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا

فیصلہ کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فریقین کو یکساں موقع عطا کریں کہ ان میں سے ہر ایک اپنا مؤقف کھل کر بیان کر سکیں اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات بیان کرتے ہوئے صاحب بدائع الصنائع (م:۵۸۷ھ) نے فرمایا ہے:

> وَمِنهَا اَ ن یُسَوِیَ بَینَہُمَا فِی النظَرِ وَالنُطقِ وَالخَلوَۃِفَلَا یَنطِلقُ بِوَجھِہِ اِلیٰ اَحَدِھِمَاوَلَایُسَارُ اَحَدَھُمَاوَلَایُؤمِی اَحَدَھُمَا بِشَئِی دُونَ خَصمِہِ وَلاَیَرفَعُ صَوتَہ عَلٰی اَحَدِھِمَا وَلاَیُکَلِمُ اَحَدَھُمَا بِلِسَانِ لاَ یَعرِفُہ الاٰخَرُ وَلَا یَخلُو بِاَحَدِ فِی مَنزَلِہِ وَلاَ یُضِیفُ اَحَدَھُمَا فَیَعدِلُ بَینَ الخَصمَینِ فِی ھٰذَا کُلِہِ لِمَا فِی تَرکِ العَدلِ فِیہ مِن کَسرِ قَلبِ الاٰخَر[25]
>
> "یعنی (فیصلہ کرنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے) کہ فیصلہ کرنے والا فریقین کے درمیان برابری کرے گا ان کی طرف اپنی نگاہ میں، ان سے باتیں کرنے میں، ان کے ساتھ اکیلے ہونے میں (یعنی دونوں فریقین کے ساتھ خلوت وجلوت میں یکساں رویہ برتے) نیز کسی ایک کے ساتھ خوش مزاجی سے بات نہ کرے، کسی ایک کے ساتھ راز کی بات نہ کرے، ایک فریق کو کوئی ہدایتی اشارے نہ کرے، کسی ایک پر اپنی آواز بلند نہ کرے، نیز کسی ایک کے ساتھ ایسی زبان میں گفتگو نہ کرے جس کو دوسرا نہ سمجھتا ہو، اپنے گھر میں کسی ایک کے ساتھ الگ مجلس نہ کرے، نہ ہی کسی ایک کی مہمان نوازی کرے، ان تمام باتوں کے ساتھ فریقین میں انصاف کرے اس لئے کہ انصاف کے چھوڑنے میں دوسری فریق کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔"

لہٰذا فیصلہ کرنے سے پہلے اراکین جرگہ کے لئے ان تمام باتوں کا خیال رکھنا شرعاً ضروری ہے، تاکہ عدل وانصاف قائم ہو اور کسی قسم کی تہمت نہ لگے ان تمام امور کو جرگہ کی عملیت (Proceeding) کے لئے ضروری قرار دینے سے شریعتِ اسلامی میں بیان کردہ آدابِ قضا (فیصلہ کرنے کے آداب) کی تکمیل کے امکانات پیدا ہوں گے۔

2. ایک طرف میلان نہ رکھنا

شریعت نے فیصلہ کرنے والے افراد کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ فریقین میں سے کسی ایک طرف نہ جھکیں، صاحب جاہ وحشم اور ایک ادنیٰ گھرانے کے فرد کے مابین فیصلہ کرنے میں عدل وانصاف کے تمام تقاضوں کے منظور نظر رکھیں۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک خط میں فیصلہ کرنے والوں کو ہدایات لکھتے ہوئے اس کی وضاحت فرمائی تھی چنانچہ لکھا تھا:

> سَوِّ بین الناسَ فی مجلِسِکَ وَوَجھِکَ وَعَدلِکَ حَتّٰی لَا یَطمَعَ شَرِیفُ فِی حَیفِکَ وَلَایَیأَسُ ضَعِیفُ مِن عَدلِکَ......[26]
>
> "لوگوں کے مابین انصاف اور مساوات سے کام لو ان کو بٹھانے میں ان کو توجہ کرنے میں اور ان کے ساتھ انصاف کرنے میں یہاں تک کہ شریف آدمی تجھ سے ظلم کی امید نہ رکھے اور کمزور تیرے عدل وانصاف سے مایوس نہ ہو جائے۔"

اس طرح پختون معاشرے میں بھی اراکینِ جرگہ کے لئے فریقین میں سے کسی ایک کی طرف جھکاؤ برا خیال کیا جاتا ہے البتہ بعض مواقع پر اراکینِ جرگہ اس طرح کی کمزوری ظاہر کرتے ہیں جس سے نہ صرف کسی ایک فریق کی حق تلفی ہو جاتی ہے بلکہ گناہ کے ساتھ ساتھ جرگہ سسٹم کی بدنامی کا باعث بھی بن جاتا ہے اور اس نظام پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

3. فیصلہ کرنے میں تحقیق کرنا

اراکین جرگہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ فریقین کے مابین فیصلہ کرتے وقت دونوں کے بیانات اور موقف کو غور سے سنیں، کسی ایک فریق کے بیان سننے پر فیصلہ صادر نہ کریں جب تک فریق ثانی کو بھی اس طرح کا موقع فراہم نہ کریں جس طرح پہلے فریق کو دیا گیا تھا۔ اگر کسی فریق کے پاس اپنے دعویٰ اور موٴقف پر گواہ موجود ہوں تو پہلے گواہوں کی گواہی سن لے اور گواہوں کے متعلق تفتیش بھی کریں کہ وہ کہیں معاشرے میں جھوٹ اور فسق کے ساتھ مشہور تو نہیں ہیں۔ اگر گواہ کے شرعی کوائف اس میں موجود ہیں تو اس کی گواہی کو قبول کریں اور اگر کہیں کوتاہی پائی جاتی ہو تو پھر دوسرے فریق کو قسم دینے کا اختیار بھی اراکین جرگہ کے پاس ہوتا ہے۔ مدعی کے گواہ پیش کرنے کی صورت میں یا منکر کا قسم سے انکار کی صورت میں اراکین جرگہ کو مدعی کے حق میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہو اور منکر قسم کھالے تو ایسی صورت میں اراکین جرگہ، فریق ثانی کے حق میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ الموسوعۃ الفقہیہ میں ثالث کے فیصلہ کرنے کا طریقہ کار یوں بتایا گیا ہے:

فَإِنَّ طَرِيقَ الْحُكْمِ:...وَهَذَا لاَ يَكُونُ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ، أَوِ الإِقْرَارِ، أَوِ النُّكُول عَنْ حَلِفِ الْيَمِينِ يَسْتَوِي فِي هَذَا حُكْمُ الْحَكَمِ، وَحُكْمُ الْقَاضِي فَإِنْ قَامَ الْحُكْمُ عَلَى ذَلِكَ كَانَ حُجَّةً مُوَافِقَةً لِلشَّرْعِ. وَإِلاَّ كَانَ بَاطِلاً[27].

" ثالث کا طریقہ کار۔۔۔ گواہوں، اقرار یا قسم سے انکار پر مشتمل ہوتا ہے، اس میں ثالث اور قاضی کا فیصلہ برابر ہوتا ہے چنانچہ اس کے موافق کیا ہوا فیصلہ شرعی تصور ہوگا ورنہ باطل ہوگا۔"

4. احکامات کو روایات پر ترجیح دینا

جرگہ سسٹم کے ذریعے جو فیصلے ہوتے ہیں وہ عام طور پر معاشرتی روایات کی بنیاد پر ہوتے ہیں چاہے وہ روایات شریعت کے ساتھ موافق ہوں یا مخالف لیکن پختون جرگوں میں ان کو ہی ترجیح دی جاتی ہے جس کے اثرات اور نتائج عموماً معاشرتی بگاڑ اور فسادات کی صورت میں سامنے آتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ پختون جرگوں میں شرعی احکامات کو سامنے رکھ کر فیصلے کئے جائیں۔ اگر اراکین جرگہ کو شرعی احکامات کے متعلق معلومات نہ ہوں تو کسی محقق عالم دین اور مفتی صاحب سے پیش آمدہ مسئلے کے متعلق شرعی حال دریافت کرلیں۔ اس میں اگر ایک طرف احکامات خداوندی اور سنت رسول ﷺ کا احیاء ہے تو دوسری طرف امن اور خوشحالی کی ضمانت بھی ہے۔ اسی سے معاشرے میں چین وسکون آتا ہے اور مستحق کو اس کا حق مل کر عدل وانصاف کا بول بالا ہوتا ہے۔

"اراکین جرگہ" کو اس اصل کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے اور ہر وہ فیصلہ جو شرعی اور ملکی قوانین کے خلاف ہو اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے اور شرعی احکامات کو رسم ورواج اور روایات پر یقینی ترجیح دینی چاہیے، چونکہ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ہر قسم کے مسئلے کا حل موجود ہے، اس لئے ان ہی احکامات کو اپنے فیصلوں میں جاری کرنے چاہیے۔

5. سفارش اور رشوت سے بچنا

اراکینِ جرگہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ سفارش اور رشوت سے بچنے کے کوشش کریں۔ اس طرح ایسے افراد کے اثر ورسوخ سے بھی بچنے کی کوشش کریں جو معاشرے میں اپنا ایک نام رکھتے ہوں اور فیصلہ سے پہلے فریقین یا ان کے متعلقین میں سے کسی سے بھی تحفے تحائف قبول نہ کریں کہ یہ تحائف بھی رشوت کے زمرے میں آتے ہیں، جیسے کہ علامہ کاسانیؒ (م:۵۸۷ھ) نے لکھا ہے:

وَمِنهَا اَن لاَيَقبَل الهَدِيَةَ مِن اَحَدِهِمَاإلاَإذَا كَانَ لَا يَلحَقُه بِهِ تُهمَةَ---إن كَانَ قَرِيبًا لَهُ أَوأَجنَبِيَا،فَإِن كَانَ قَرِيبَالَه يُنظَرُإِن كَانَ لَه خُصُومَةَ فِي الحَالِ،فَإِنَه لَا يَقبَلُ؛ لِأَنَهُ يَلحَقُه

التُهمَةَ، وَإِن كَانَ لَا خُصُومَةَ لَه فِي الحَالِ يَقبَلُ؛ لِأَنَّه لَا تُهمَةَ فِيهِ، وَإِن كَانَ أَجنَبِياًلَا يَقبَلُ، سَوَاءٌكَانَ لَه خُصُومَةَ فِي الحَالِ، أَولاَ؛لِأَنَّه إِن كَانَ لَه خُصُومَةَ فِي الحَالِ، كَانَ بِمَعنَى الرِشوَةِ(28)

"(فیصلہ کرنے والا) فریقین میں سے کسی ایک سے ہدیے اور تحفے قبول نہیں کرے گاہاں اگر اس تحفے سے تہمت لازم نہ آتی ہو۔۔۔تحفہ دینے والا شخص یاتو اجنبی ہوگا اور یا رشتہ دار، اگر رشتہ دار (جان پہچان والا) ایسا ہو جو پہلے سے تحفے تحائف دیتا تھا تو اگر پہلے کی طرح یا اس سے کم مقدار میں تحفہ دے اور فی الحال اس کا کوئی مسئلہ ہو تو ایسے تحفے کو قبول نہیں کیا جائے گا کہ اس سے تہمت لازم آتی ہے اور اگر اس کا فی الحال کوئی مسئلہ نہ ہو تو ایسے تحفے کو قبول کیا جائے گا کہ اس میں کوئی تہمت نہیں اور اگر اجنبی ہو تو اس کے تحفہ کو بھی قبول نہیں کیا جائے گا چاہے اس کا کوئی مسئلہ فی الحال ہو یا نہیں اس لیے کہ اگر اس کا فی الحال کوئی مسئلہ ہو تو یہ رشوت کے زمرے میں آتا ہے۔"

نتائج و ثمرات

جرگہ کی تشکیل کے متعلق شرعی تعلیمات سامنے آئیں کہ کس کس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اراکین جرگہ کی تعیین کرسکے۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ جرگہ کا فیصلہ ان افراد تک محدود رہتا ہے جنہوں نے اراکینِ جرگہ کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہو دوسرے لوگوں پر ان کا فیصلہ لازم نہیں ہوتا۔ اراکینِ جرگہ کے لئے فیصلوں کے اپنے حدود ہیں اسی دائرہ میں رہ کر ان کو فیصلے کرنے چاہیے۔ اراکینِ جرگہ کو چاہیے کہ اپنے متعلقہ شرعی تعلیمات کو سامنے رکھ کر فیصلے کریں۔ اگر جرگہ کی تشکیل، حدود اور طریقہ کار میں مذکورہ شرعی قوانین کا خیال رکھا جائے تو جرگہ سسٹم نہ صرف فوری بلکہ سستا طریقۂ انصاف کا کردار ادا کرسکتا ہے اسی طرح سسٹم پر لوگوں کا اعتماد بحال ہو جائے تو ملکی عدالتی نظام پر مسائل کا بوجھ بھی ہلکا ہو جائے گا۔

حواشی و حوالہ جات

1 القاموس المحیط مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب (م:۸۱۷ھ) کی مرتب کردہ عربی لغت ہے، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان سے آٹھویں مرتبہ ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔

2 فیروآبادی، مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب ،القاموس المحیط ۱:۱۰۹۵، طبع ہشتم، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ۲۰۰۵ء

3 مختار الصحاح زین الدین أبو عبد اللہ محمد بن أبی بکر بن عبد القادر الحنفی الرازی (المتوفی: ٦٦٦ھ) کی مرتب کردہ عربی لغت ہے۔ المکتبۃ العصریہ الدار النموذجیہ، بیروت سے اس کی اشاعت ١٩٩٩ء میں پانچویں بار مکمل ہوئی۔

4 الرازی، زین الدین أبو عبد اللہ محمد بن أبی بکر بن عبد القادر الحنفی، مختار الصحاح ا: ٧٨، طبع پنجم، المکتبۃ العصریہ الدار النموذجیہ، بیروت، ١٩٩٩ء

5 ابن عابدین، محمد أمین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقي الحنفي، رد المحتار علی الدر المختار، الدر المختار شرح تنویر الأبصار: علاء الدین خصکفی ٥:٤٢٨، ء، دار الفکر، بیروت، ١٤٩٢ھ

6 لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء في الخلافۃ العثمانیہ، مجلۃ الأحکام العدلیہ ا: ٢٦٥، نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ، کراچی، س۔ن

7 محمد دلم فیض داد، مترجم موسیٰ خان، جرگہ تاریخ کے آئینے میں ص: ١٦، ادارہ استحکام پاکستان لاہور، س۔ن

8 محمد عظیم آفریدی، آدم خیل آفریدی تاریخ کے آئینے میں، ص: ١٣٨، طبع اول، حمیدیہ پرنٹنگ پریس پشاور، ستمبر ١٩٩٩ء

9 تمیز: الموسوعۃ الفقہیہ نے سن تمیز کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: سِنُّ التَّمْيِيزِ وَمُرَادُهُمْ بِذَلِكَ تِلْكَ السِّنُّ الَّتِي إِذَا انْتَهَى إِلَيْهَا الصَّغِيرُ عَرَفَ مَضَارَّهُ وَمَنَافِعَهُ (وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، الموسوعۃ الفقہیہ ١٤: ٣٢، الکویت، طبع دوم، ١٤٢٧ھ۔ یعنی سن تمیز سے مراد وہ عمر ہے کہ بچہ اس میں اپنے نفع و نقصان کو پہچان سکے۔

10 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ ١٠: ٢٣٧

11 مجلۃ الاحکام العدلیہ ا: ٣٦٥

12 ابن نجیم مصری، البحر الرائق ٧: ٢٦، دار لکتاب الاسلامی، بیروت، س۔ن

13 سلیم رستم باز، شرح المجلۃ الاحکام، مادہ ١٨٦٧، مکتبہ حقانیہ، محلہ جنگی پشاور، س۔ن

14 الکاسانی، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الحنفی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع ٧: ٣، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ١٩٨٦ء

15 علی بن أبی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی، أبو الحسن برہان الدین، الہدایۃ في شرح بدایۃ المبتدی ٣: ١٠٨، دار احیاء التراث العرب، بیروت، لبنان، س۔ن

16 بدائع الصنائع 7: ٣

17 الموسوعۃ الفقہیہ ١٠: ٢٣٩

18 فقہ حنفی کی مشہور کتاب البحر الرائق میں لکھا گیا ہے: وَتُشْتَرَطُ الْأَهْلِيَّةُ وَقْتَهُ وَوَقْتَ الْحُكْمِ جَمِيعًا (البحر الرائق ٧: ٢٤) یعنی جرگہ مار کے لئے فیصلہ کرنے تک اہلیتِ قضا ضروری ہے۔

19 تحکیم کے لئے قضاء کی اہلیت شرط ہے اور خواتین کی اہلیت قضاء کے متعلق فقہ اسلامی کی عبارت کچھ یوں ہے:وَأَمَّا الذُّكُورَةُ فَلَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ جَوَازِ التَّقْلِيدِ فِي الْجُمْلَةِ؛ لِأَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الشَّهَادَاتِ فِي الْجُمْلَةِ، إلَّا أَنَّهَا لَا تَقْضِي بِالْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ؛لِأَنَّهُ لَا شَهَادَةَ لَهَا فِي ذَلِكَ، وَأَهْلِيَّةُ الْقَضَاءِ تَدُورُ مَعَ أَهْلِيَّةِ الشَّهَادَةِ. یعنی منصب قضاء کے لیے مرد ہونا شرط نہیں ہے چونکہ قضاء کی اہلیت کا مدار اہلیتِ شہادت پر ہے اور عورت گواہی دینے کی اہلیت رکھتی ہے البتہ حدود اور قصاص میں گواہی دینے کی اہلیت نہ رکھنے کی وجہ سے فیصلہ بھی نہیں دے سکتی۔(البدائع الصنائع ۷: ۳)

20 الموسوعۃ الفقہیہ ۷: ۲۳۷

21 ایضاً

22 محمد بن محمد بن محمود اکمل الدین الرومی البابرتی، العنایہ شرح الہدایہ ۷: ۳۱۸، دارالفکر، بیروت، س۔ن

23 عاقلہ: عاقل کی جمع ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قاتل کی طرف سے دیت (خون بہا) ادا کرنے والے ہوتے ہیں یہ ذمہ داری شریعت نے قاتل کے ناصرین اور پشت پناہی کرنے والوں پر ڈال دی ہے کہ وہ قاتل کے ساتھ خون بہا کی ادائیگی میں تعاون کر کے اس کو مزید جرائم سے روک دے عاقلہ میں کسی بھی انسان کے دو قسم کے لوگ آتے ہیں:

1. اھل الدیوان: جس کا اطلاق موجودہ دور میں ہم پیشہ یا ایک محکمہ کے ملازمین پر ہوتا ہے۔
2. قاتل کے رشتہ دار اور عصبات یعنی جتنے رشتہ دار ہیں والد کی طرف سے یعنی اس کے خاندان والے، چچا اور ان کی اولاد، اس کے بھائی اور ان کی اولاد، اس طرح الاقرب فالاقرب سے ترتیب چلتی رہے گی اور خون بہا کی ادائیگی میں یہ سب لوگ قاتل کے ساتھ تعاون کریں گے۔

(الموسوعۃ الفقہیہ ۲۹: ۲۲۲، مادہ عاقلہ)

24 الہدایہ ۳: ۱۰۸

25 بدائع الصنائع ۷: ۱۰

26 الجرجانی، یحییٰ (المرشد باللہ) بن الحسین (الموفق) بن إسماعیل بن زید الحسنی الشجری، ترتیب الأمالی الخمیسیۃ ۲: ۳۲۶، رقم ۲۶۲۸

27 الموسوعۃ الفقہیہ ۱۰: ۲۴۳

28 بدائع الصنائع ۷: ۱۰